سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

لَاالنَّافِيَةِ لِلْجِنسَ

لَا ایک حرف ہے اوراس کی تین اقسام ہیں: 1-لَاالنَّافِيَة 2 - لَا النَاهِيَة 3 - لَا الزائدة

یہاں ہم لَاالنَّافِيَة کی ایک قسم لَاالنَافِيَة لِلْجِنسَ (لَا لِنفی جِنسِ) کو جانیں گے۔

1: لَا لِنفی جِنسِ مطلق نفی کے لئے آتا ہے۔یعنی جس چیز یا جنس پر بھی داخل ہوتا ہے،اس جنس پر لا گو حکم کا سرے سے انکار کر دیتا ہے۔اس کو لا استغراقية اور لَا تَبْرِئة بھی کہتے ہیں۔کیونکہ یہ برأت ظاہر کرتا ہے۔

﴿وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُم الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ﴾ (8:48)

اور کہنے لگا"آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا لوگوں میں سے۔

2: لَا وہ حرف نفی ہے جو نکرہ اسم مبتدا کو بغیر تنوین منصوب کرتا ہے۔مبتدا کو لَا کا اسم اور خبر کو لَا کی خبر کہتے ہیں۔مثلاً

﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (2:256)

دین (کے معاملہ) میں کوئی زبردستی نہیں۔

اوپر کی مثالوں میں لا کے بعد آنے والے تمام اسماء نکرہ ہیں۔جب لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔جیسے

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ (2:2)

یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

نوٹ: اگر لا نفی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو اوراس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آجائے تو اس کو بغیر تنوین کے نصب اور تنوین کے ساتھ رفع دینا، دونوں جائز ہیں۔

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (2:2)

اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو اور تم جو بھلائی کرو

کو فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوْقٌ بھی پڑھنا جائز ہے۔

© copy rights reserved

- لَاالنَّافِيَة لِلْجِنسَ کے اسم اور خبر میں سے کسی ایک کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے۔ جیسے

﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ﴾ (26:50)

وہ کہنے لگے: "کچھ پروا نہیں! ۔ أَیُّ لا ضَیرَ علینا ۔

اسمُ لَاالنَّافِيَة لِلْجِنسَ مبنیّ علی الفتح کیوں ہے؟

سوال نمبر1: اسم کا اعراب اصلاً معرب یا مبنی؟

اصل میں اسم معرب ہوتا ہے۔اس لے معرب ہونے کے لئے دلیل نہیں چاہیے مگر مبنی ہونے کے لئے دلیل چاہیے ہوتی ہے۔ مبنی اسماء کی کچھ اقسام آپ پڑھ چکے ہیں: مثلاً اسم اشارہ، اسم موصول، اسم ضمیر وغیرہ

اسم کے لئے مبنی کی ایک اور صورت ہوتی ہے۔ مبنی وہ اسم ہوتا ہے جو کسی حرف کا معنی اپنے اندر لئے ہوئے ہوتا ہے۔۔ مثلاً

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ اصل میں لَا مِنْ رَيْبٍ فِيهِ ہے۔

شک کی جنس میں سے کسی قسم کا شک نہیں ہے اس (قرآن) میں۔

یہاں پر نکرہ اسم ہے جس میں عموم پیدا کرنے کے لئے اس سے پہلے مِنْ ہے۔ جو معنی میں ہے لیکن لکھنے میں نہیں آرہا ہوتا۔

دوسری مثال: جس طرح گیارہ سے انیس تک عدد مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں اور مرکب کی صورت میں ہوتے ہیں۔ مثلاً

أَحَدَ عَشَرَ (11) ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ (13) مگر اصل میں یہ تھا۔ أَحَدٌ وَ عَشْرٌ (11) ، ثَلَاثَةٌ و عَشَرَةٌ (13)

واو عطف ہٹادیا گیا جس کی وجہ سے دونوں کلمات فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں یعنی ان پر ہمیشہ فتح آئے گا۔

تیسری مثال: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَه وَ أَخِرَه

میں نے اس کے اول اور آخر میں اللہ کا نام لیا' کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یہ دعا پڑھتے ہیں۔ اصل میں یہ دعا اس طرح تھی:

© copy rights reserved

بِسْمِ اللهِ فِی أَوَّلِهٖ وَ فِی أٰخِرِہٖ '(میں شروع کرتی ہوں)اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع (میں) اور اس کے آخر (میں)۔

ہم معنی میں فِی کا ترجمہ کرتے ہیں۔ مگر لکھنے میں نہیں آتا فِی کو ہٹا دیا گیا۔

جب اس طرح حرف کو اسم سے ہٹا دیا جائے تو اسم پر نصب کا اعراب آجاتا ہے یعنی وہ نصب پر مبنی ہو جاتا ہے۔

ان مثالوں کی روشنی میں یہ قاعدہ سمجھ میں آرہا ہے کہ: جب لا نفی جنس آرہا ہوتا ہے تو یہ ایک محذوف سوال کا جواب ہوتا ہے۔ مثلاً

ھَلْ مِنْ طَالِبٍ فی الْمَدْرَسَةِ ؟ کیا کوئی بھی طالب علم ہے، سکول میں؟

یہاں بات میں عموم پیدا کرنے کے لئے حرف جر کے ساتھ سوال پوچھا جا رہا ہے۔ اس کا جواب ہے۔

لا مِنْ طَالِبٍ فی الْمَدْرَسَةِ کوئی بھی طالب علم سکول میں نہیں ہے۔

لیکن کیونکہ یہ لا، لائے نفی جنس ہے اس لئے حرف جر مِن کا ہٹا دیا جائے گا اور جواب اس طرح ہو گا؛

لا طَالِبَ فی الْمَدْرَسَةِ کوئی بھی طالب علم سکول میں نہیں ہے۔

چونکہ سوال میں مِنْ تھا۔ اس کا مقصد 'کوئی بھی' کا معنی پیدا کرنا تھا، اس لئے جواب میں مِنْ معنی میں تو ہے مگر لکھنے میں نہیں ہے۔

یہ ایک خاص نکتہ ہے لا نفی کے اسم کے مبنی ہونے کا۔

سوال نمبر2۔ لائے نفی جنس کے اسم اور خبر کو نکرہ ہونا چاہیئے۔ اس شرط کی کیا وجہ ہے؟

لا نفی جنس جب آتا ہے تو نفی عام کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر لا کے بعد معرفہ آجائے تو وہ پھر خاص کی نفی ہو جائے گی، نفی میں عموم پیدا کرنے کے لئے لا نفی جنس کے اسم اور خبر کو نکرہ رکھنے کی شرط لگائی جاتی ہے۔

اور جب نکرہ اسم کے ساتھ حرف جر مِنْ ہو تو بھی نفی میں عموم اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ خواہ مِنْ مقدرہ ہو۔

اسی طرح آیت الکرسی میں۔ ﴿اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ میں اصل میں لَا مِنْ اِلٰهٍ ہے۔ مِنْ حرف جر کو حذف کر دیا گیا۔ اس لیے اِلٰهَ پر فتحہ مبنی ہے۔ أيُّ (إلٰہ کی جنس میں سے کسی قسم کا إلٰہ نہیں ہے۔)

 © copy rights reserved